٢١/٢/٣١ ھ
٣٠ ــــ ھ
Date: ۹۳/۳۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

السوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ موجودہ زمانے میں عاقلہ کا مصداق کون لوگ ہیں؟ اسلامی حکومت نہ ہونے اور احکام شرعیہ پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے عام طور پر اسلامی احکام پس پشت ڈال دیئے جاتے ہیں، اگر قتل خطاء کی صورت میں "قاتل" کے ساتھ دیت کے معاملے میں کوئی تعاون نہ کرے اور عاقلہ یا خاندان والے بھی کہیں کہ تم خود بھگتو، تو اس صورت میں دیت کی ادائیگی ساقط ہوگی یا صرف قاتل کو ادا کرنی پڑے گی

مستفتی: نیاز دادو، درجہ رابعہ نظامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً:

عاقلہ (اہل دیوان) وہ لوگ ہیں، جن کے نام کسی وصف مشترک (مثلاً محکمہ پولیس، فوج یا کسی فیکٹری، کمپنی یا ادارے میں ہونا وغیرہ) کی وجہ سے کسی محکمے یا ادارے کے ریکارڈ میں موجود ہوں، لہذا کسی بھی شعبہ میں کام کرنے والے ایک دوسرے کیلئے اہل دیوان کہلائیں گے، اگر ان کے نام ریکارڈ ورجسٹر میں محفوظ ہوں۔

لیکن وجوب دیت کا مدار عاقلہ پر نہیں، بلکہ "تناصر مطلق" پر ہے، (یعنی جب ان میں سے کسی ایک پر کوئی مصیبت آجائے، تو باقی افراد دفع مصیبت میں اس کی کفایت کرلیتے ہوں) لہذا اگر کوئی "اہل دیوان" میں سے تو ہے، لیکن ان میں "تناصر مذکور" نہیں پایا جاتا، تو اہل دیوان پر دیت نہ ہوگی، یہی وجہ ہے کہ عورتوں اور بچوں پر دیت نہیں، کہ ان سے تناصر حاصل نہیں ہوتا، یہی علت (تناصر مطلق) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم وجوب دیت جانی کے "قبیلے" سے "اہل دیوان" کی طرف منتقل کرنے کی ہے (کہ پہلے تناصر "قبیلے" کے ذریعے ہوتا تھا، پھر "اہل دیوان" کے ذریعے ہونے لگا)

اگر قاتل کے ساتھ دیت کی ادائیگی میں عاقلہ یا خاندان والے تعاون نہ کریں، تو اس کی وجہ سے قاتل سے دیت ساقط نہیں ہوتی، ایسی صورت میں قاتل کو خود دیت ادا کرنی پڑے گی۔

Scanned by CamScanner

Date: ____________

نوٹ: چونکہ آج کل شرعی قاضی (جس کے پاس قوت نافذہ ہو) اور اسلامی قانون کے اجراء نہ ہونے کی وجہ سے عاقلہ پر دیت لازم کرنا بہت مشکل ہے، لہذا آپس میں صلح کرلینا بہتر ہے۔

(۱) قال في الدر: (والعاقلة أهل الديوان) وهم العسكر (لمن هو منهم فيجب عليهم كل دية وجبت بنفس القتل فتؤخذ من عطاياهم)

قال العلامة الشامي: وفي غاية البيان عن كافي الحاكم: بلغنا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه فرض المعاقل على أهل الديوان، وذلك لأنه أول من فرض الديوان وجعل العقل فيه، لأنه عرف أن عشيرته كانوا يتحملون بطريق النصرة، فلما كان التناصر بالرايات جعل العقل عليهم حتى لا يجب على النسوان والصبيان، لأنه لا يحصل بهم التناصر اهـ --------

-------- (وإن لم يكن) القاتل (من أهل الديوان فعاقلته قبيلته) وأقاربه، وكل من يتناصر هو به.

قال العلامة الشامي: قوله (وكل من يتناصر به) قال في الهداية والتبيين: ويعقل أهل كل مصر عن أهل سوادهم لأنهم أتباع لأهل المصر، فإنهم إذا حزبهم أمر، استنصروا بهم، فيعقلونهم أهل المصر باعتبار معنى القرب والنصرة، ومن كان منزله بالبصرة وديوانه بالكوفة يعقل عنه أهل الكوفة، لأنه يستنصر بأهل ديوانه لا بجيرانه،

والحاصل: أن الاستنصار بالديوان أظهر، فلا يظهر معه حكم النصرة بالقرابة والنسب، والولاء، وقرب السكنى، وبعد الديوان النصرة بالنسب، وعلى هذا يخرج كثير من مسائل المعاقل -------- قلت: وفي زماننا بخوارزم لا يكون إلا في مال الجاني، إلا إذا كان من أهل قرية أو محلة يتناصرون، لأن العشائر فيها قد وهت، ورحمة التناصر من بينهم قد رفعت، وبيت المال قد انهدم، نعم أسامي أهلها مكتوبة في الديوان ألوفا ومئات لكن لا يتناصرون به فتعين أن يجب في ماله --------

-------- (ولا عاقلة للعجم) وبه جزم في الدرر، قاله

المصنف لعدم تناصرهم، وقيل: لهم عواقل، لأنهم يتناصرون كالأساكفة، والصيادين، والصرافين، و السراجين، فأهل محلة القاتل وصنعة عاقلته، و كذالك طلبة العلم، قلت: وبه أفتى الحلواني وغيره، خانية، زاد في المجتبى: والحاصل: أن التناصر أصل في هذا الباب، ومعنى التناصر أنه إذا حزبه أمر قاموا معه في كفايته، وتمامه فيه، وفي تنوير البصائر معزيًا للحافظية: والحق أن التناصر فيهم بالحرف فهم عاقلته إلى آخره فليحفظ، وأقره القهستاني، لكن حرر شيخ مشايخنا الحانوتي أن التناصر منتف الآن لغلبة الحسد والبغض، وتمني كل واحد المكروه لصاحبه، فتنبه، قلت: وحيث لا قبيلة، و لا تناصر فالدية في ماله أو بيت المال — قوله (فالدية في ماله) أي: عند عدم وجود بيت المال أو عدم انتظامه كما قدمناه.

(الدر مع الرد، كتاب المعاقل، ص: ١٠/٣٤١-٣٤٤، ٣٤٩-٣٥١، ط: دار المعرفة بيروت) فقط.

والله تعالى أعلم بالصواب

حرره سيد ضياء الدين غفرله ولوالديه
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٤/٢/١٤٣١هـ

الجواب صحيح
محمد يوسف أفغاني
٣١/٢/٢٥هـ

الجواب صحيح
[illegible]
٢٥/٢/١٤٣١هـ

جامعة فاروقية
دار الإفتاء
شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراتشي (پاكستان)